ماہنامہ آبگینہ، کراچی — ISSN 2253008 – 0474

پرانے کتب خانے کا نیا جنم

(نمائندۂ خصوصی)

ساحلی شہر کی بندرگاہ سے متصل وہ پرانا کتب خانہ برسوں بند پڑا رہا۔ اس کی لکڑی کی الماریوں پر دیمک کا راج تھا اور چھت کے کئی حصے ٹپکتے تھے۔ شہر کے بیشتر لوگ اسے بھول چکے تھے، مگر ایک بوڑھا ماہی گیر، حاجی نور محمد، ہر صبح وہاں جھاڑو لگاتا اور کہتا کہ کتابیں دعا کی طرح ہوتی ہیں، انہیں بھولنا گناہ ہے۔

اس خاموش عقیدت کو پہلی بار توجہ اس وقت ملی جب ایک نوجوان لائبریرین، ثمینہ ارشد، تبادلے پر وہاں پہنچی۔ اس نے دیکھا کہ بعض کتابیں صرف اس لیے خراب ہو رہی ہیں کہ ان کا کوئی نسخہ کہیں اور موجود نہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سی مہم شروع کی۔ پہلے دن صرف تین لوگ آئے، پھر ہفتے کے آخر تک پچاس سے زیادہ رضاکار جمع ہو گئے۔ کسی نے جھاڑو دی، کسی نے کتابوں کی گرد صاف کی، اور کچھ نوجوانوں نے مل کر چھت کی مرمت کا بیڑا اٹھایا۔

ثمینہ ارشد کا کہنا ہے کہ ان کا مقصد صرف کتابیں بچانا نہیں بلکہ لوگوں کو دوبارہ ایک جگہ پر اکٹھا کرنا ہے۔ ان کے مطابق ہر کتاب کے ساتھ ایک کارڈ رکھا گیا ہے جس پر پڑھنے والے اپنا نام اور رائے لکھ سکتے ہیں، تاکہ ہر کتاب کی ایک تاریخ بن جائے۔ ’’جب کوئی بچہ اپنے دادا کا لکھا ہوا نام کارڈ پر دیکھتا ہے، تو وہ کتاب اس کے لیے کہانی نہیں رہتی، یاد بن جاتی ہے۔‘‘

حاجی نور محمد اب روزانہ صبح سب سے پہلے کتب خانے پہنچتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں بہت سی چیزیں بنتی اور ٹوٹتی دیکھی ہیں، مگر کتابوں کا یوں لوٹ آنا ان کے لیے عید جیسا دن ہے۔ ان کی یہ بات شاید سب سے سچی ہے۔

(نمائندۂ خصوصی)

ساحلی شہر کا پرانا کتب خانہ نئی زندگی پا گیا

بندرگاہ کے قریب برسوں بند پڑا رہنے والا کتب خانہ اب رضاکاروں کی مدد سے دوبارہ کھل گیا ہے۔ ثمینہ ارشد کی مہم سے درجنوں نوجوان جڑے، اور ایک بوڑھا ماہی گیر روزانہ صفائی کرتا رہا۔ اب ہر کتاب کے ساتھ ایک کارڈ رکھا گیا ہے جس پر پڑھنے والے اپنا نام اور رائے لکھ سکتے ہیں، تاکہ ہر کتاب کی ایک تاریخ بن جائے۔ ’’جب کوئی بچہ اپنے دادا کا لکھا ہوا نام کارڈ پر دیکھتا ہے، تو وہ کتاب اس کے لیے کہانی نہیں رہتی، یاد بن جاتی ہے۔‘‘

(نمائندۂ خصوصی)

پرانے کتب خانے کا نیا جنم

بندرگاہ کے قریب برسوں بند پڑا رہنے والا کتب خانہ اب رضاکاروں کی مدد سے دوبارہ کھل گیا ہے۔ ثمینہ ارشد کی مہم سے درجنوں نوجوان جڑے، اور ایک بوڑھا ماہی گیر روزانہ صفائی کرتا رہا۔ اب ہر کتاب کے ساتھ ایک کارڈ رکھا گیا ہے جس پر پڑھنے والے اپنا نام اور رائے لکھ سکتے ہیں، تاکہ ہر کتاب کی ایک تاریخ بن جائے۔ ’’جب کوئی بچہ اپنے دادا کا لکھا ہوا نام کارڈ پر دیکھتا ہے، تو وہ کتاب اس کے لیے کہانی نہیں رہتی، یاد بن جاتی ہے۔‘‘

(نمائندۂ خصوصی)

ساحلی شہر کا پرانا کتب خانہ نئی زندگی پا گیا